بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاِنَّ يَتَّقِيَاتٍ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۲ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۲ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۹۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھو یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دُعا کی تعلیم ہے

ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دُعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے

"اصلاحِ نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالےٰ پر کریگا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے تمام مشکلات دُور ہو جائیں گی اور دُعا کرنیوالا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائیگا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالےٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا نفسانی جذبات پر محض خدا تعالےٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے اور دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ توجہ نہیں کر سکتے میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ایک عیسائی جو خون مسیح پر ایمان لاکر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے۔ اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے رہائی ہی نہیں ہے وہ کیوں دعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہے گا وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ کتے، بلے، بندر، سور بننے سے چارہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دعا کی تعلیم ہے اس میں کبھی سستی نہ کرو۔ اور نہ اس سے تھکو۔

پھر دعا خدا تعالےٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے چنانچہ خدا تعالےٰ ایک جگہ فرماتا ہے واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو مَیں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیائے صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت دن بھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ لیکن رات کے پچھلے حصہ میں بے چینی کی تکلیف رہی۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۱ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے سورۃ النساء کی آیت وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واقعہ صلیب کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کے ظنون کی تردید فرمائی اور علی الخصوص خود انجیل کی رو سے کفارہ کا باطل ہونا بڑے مؤثر انداز میں واضح فرمایا۔ نیز احباب کو توجہ دلائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ کر کے کسر صلیب کا فریضہ سرانجام دینے کی پوری کوشش کریں۔

— ربوہ ۲۱ اگست۔ محترم خواجہ صفی الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد کا سول ہسپتال لائلپور میں خونی بواسیر کا اپریشن بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ لیکن زخم کی وجہ سے نیز پیشاب کی رکاوٹ کی وجہ سے طبیعت میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کامیابی } میری چھوٹی بہن مجیدہ طاہرہ بنت محترم ملک عنایت اللہ صاحب سلیم ۲۱/۵ جو برجی کوارٹرز لاہور امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے آخری امتحان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئی ہیں۔ فالحمد للہ۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو ہم سب کے لئے مبارک کرے۔ اور عزیزہ موصوفہ کو مزید دینی و دنیوی کامیابیوں سے نوازے۔ امین (سعیدہ زاہدہ بیگم رفیق احمد صاحب ثاقب ربوہ)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۵ء

عقیدۂ نزولِ مسیح کے نقصانات

(۴)

الغرض اس صورت میں کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت ہے اگر احادیث سے کلی انکار نہ کیا جائے اور ایسا انکار کرنا ناممکن ہے۔ تو لازماً ہمیں ان پیشگوئیوں کی اسی طرح تعبیر کرنی ہوگی جس طرح رویا اور کشوف کی کی جاتی ہے۔ اس طرح معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

اگر کسی مسیح کے نزول کی تمام احادیث سے کلی طور پر انکار کر دیا جائے۔ تو پھر بھی الامر وہ قرآن کریم ہم کو اس زمانہ میں کسی عظیم الشان مصلح کی اللہ تعالےٰ کی طرف سے بعثت تسلیم کرنی پڑے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ موجودہ زمانے کے حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق کوئی عظیم الشان مصلح مبعوث کرے جو موجودہ زمانے کے کفر و الحاد کا مقابلہ کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرے۔ اور جو قرآن کریم کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ کا عملی نمونہ از سر نو دنیا کے سامنے پیش کرے ایسا عظیم الشان مصلح وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ تمام وہ قوتیں بطور ظل کے عطا کرے۔ جو انبیاء علیہم السلام خاص کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی تھیں۔ ہم اسی کا نام مسیح موعود اور امتی نبی رکھ سکتے ہیں۔

اس سے واضح ہے کہ جس طرح غیر احمدی اہل علم حضرات ابن مریم کا نزول مانتے ہیں جو آج سے دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل میں مبعوث ہوا تھا یقیناً قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ کی رو سے ناممکن ہے اور ختم نبوت کے منافی ہے۔ لیکن احمدی جس طرح نزول مسیح اور اس کی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ نہ تو تعلیمات قرآن کریم کے اور نہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ اس لئے ہم فاضل مراسلہ نگار کی خدمت پر عرض کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس طرح ایک نبی کی آمد کو غیر احمدی اہل علم حضرات مانتے ہیں۔ اس میں اور احمدیوں کے عقیدہ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان کا عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ مگر احمدیوں کا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر احمدیوں کا عقیدہ تسلیم نہ کیا جائے۔ تو یہ بھی بذات خود ختم نبوت کے منافی ہے کیونکہ جیسا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ دیوبند نے فرمایا ہے خاتم النبیین کے معنی زمانی انقطاع نبوت میں کوئی خوبی نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا انقطاع نبوت قیامت تک ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے۔ چنانچہ اگر آج تک کوئی نبی بعد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے مشاہدہ میں مبعوث نہیں ہوا۔ تو کون یہ ثابت کر سکتا ہے کہ کل بھی مبعوث نہیں ہوگا۔ البتہ اگر خاتم النبیین کے معنے افضل الانبیاء کئے جائیں اور یہ مانا جائے۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہ ہو۔ تو یہ بات ثابت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام اس کا زندہ ثبوت ہیں۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک اقتباس تفسیر کبیر میں سے مفاد عام کے لئے اس تعلق میں نقل کرتے ہیں:۔

"سب سے بڑا معجزہ جو اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے وہ آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر ختم کر دیئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ختم نبوت محض ایک دعوے نہیں جیسا کہ مسلمان عوام خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے جسے نشان کے طور پر ہر ہر زمانہ کے لوگ دیکھ اور پرکھ سکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ جو معنی عوام میں خاتم النبیین کے مشہور ہیں وہ تو ایسے معنی ہیں کہ شاید قیامت کے دن کسی پر حجت ہوں تو ہوں۔ اس سے پہلے کسی غیر مسلم سے وہ دعوے نہیں منوایا جا سکتا۔ ..... صحابہؓ کا نصاریٰ یا یہود سے یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمہارے نبیوں پر فضیلت ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا کس قدر مضحکہ خیز ہو جاتا تھا وہ ہنس کر کہتے کہ (۱) تم تو خود ایک مسیح کی آمد کے معتقد ہو (۲) کئی آمدی دکے پیر شدی ابھی آپ کے رسول کو آئے ہوئے کتنی مدت ہوئی کہ کہتے ہو کہ ان کے بعد نبی نہ آئے گا۔ گزشتہ انبیاء کے بعد بھی تو فوراً نبی نہ آیا کرتے تھے بالعموم ایک عرصہ کے بعد نبی آتے تھے تمہارے نبی مسیح علیہ السلام کے چھ سو سال بعد آئے ہیں۔ چھ سو سال تو انتظار کرو اس کا جواب مسلمان کیا دے سکتے تھے گویا ختم نبوت کے اس مفہوم کے منوانے کے لئے چھ سو سال کا انتظار ضروری تھا۔ چھ سو سال تک آپ کا ختم نبوت کا دعوےٰ بے دلیل رہتا تھا۔ مگر چھ سو سال کے بعد بھی تو مسلمان کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کیونکہ یہ دلیل نصاریٰ کی پھر بھی موجود تھی کہ تم اس آنے والے نبی کے حق میں کیا کہتے ہو۔ جسے تم مسیح کا نام دیتے ہو.....

پس ختم نبوت کے اگر یہ معنی لئے جائیں تو ختم نبوت کی فضیلت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی فضیلت ہے وہ خفا میں ہی قیامت تک چلی جائے گی۔ اور قیامت کو اس کا ثابت ہونا کسی کے لئے فائدہ بخش نہ ہوگا۔ اگر ختم نبوت کے یہ معنے کئے جائیں کہ پہلے نبی ایک ایک قوم کے نبیوں کی تعلیم کو ختم کرتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب دنیا کے اور سب قوموں کے نبیوں کی نبوت کو ختم کیا ہے۔ تو یہ دعوےٰ آپ کا پہلے دن سے ہی ثابت کیا جا سکتا تھا۔ اور اب تک اور قیامت تک ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس دعوے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ سچے نبی کی علامت سابق کتب اور قرآن کریم اور عقل سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کا خدا تعالےٰ سے تعلق ہو۔ اور اس کے تعلق کی نسبت سے اس کے پیروؤں کا بھی خدا تعالےٰ سے تعلق ہو۔ تا منکروں پر حجت قطعیہ سے ثابت کی جا سکے کہ اس کا منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ سچا اور حق پر مبنی ہے۔ اب اس دلیل کو اگر صحیح سمجھا جائے۔ اور اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ تو ایک مسلمان سب مذاہب کے لوگوں کو پہلے دن سے چیلنج دے سکتا تھا۔ کہ ہمارے نبی کے خاتم النبیین ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے سب نبیوں کی نبوت کو ختم کر دیا ہے اب کسی نبی کی امت میں کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ صرف آپ ہی کے اتباع کا براہ راست تعلق خدا تعالےٰ سے ہے۔ سیدھی بات یہ ہے کہ یا تو اسلام کے منکر اس کا یہ جواب دیتے کہ ہمارے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کا خدا تعالےٰ سے براہ راست تعلق ہے دونوں صورتوں میں فیصلہ آسان ہو جاتا ہے۔ پہلے جواب کی صورت میں مسلمان آسانی سے اپنے برگزیدہ وجودوں کے نشانات پیش کر کے ثابت کر سکتے تھے کہ خدا تعالےٰ کا ہم سے براہ راست تعلق ہے اور چونکہ دوسرے مذاہب کے لوگ اس راستہ کو بند قرار دے چکے ہوتے۔ لازماً اس ثبوت کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو جاتا کہ خدا تعالےٰ کا براہ راست تعلق انبیاء کی جماعتوں سے ضرور ہوتا ہے۔ مگر اس وقت وہ تعلق صرف امت محمدیہ سے ہے۔ اور کسی امت کے افراد سے نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ان نبیوں کی نبوت ختم ہو چکی اور صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت جاری ہے اور آپ کا ختم نبوت کا دعوےٰ ثابت ہو جاتا اور دوسرے جواب کی صورت میں مسلمان ان لوگوں سے مطالبہ کرتے کہ اپنے موجودہ بزرگوں کے الہامات اور وحی کو پیش کرو تا کہ ان کے صدق اور کذب کو پرکھا جا سکے۔ اور چونکہ فی الواقعہ دعوے احمدیت کے بعد باقی تمام اقوام سے براہ راست تعلق (سوائے ایک عارضی تعلق کے) خدا تعالےٰ کا قطع ہو چکا ہے۔ اس لئے لازماً وہ لوگ اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکتے تھے۔ اور اس طرح بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ختم نبوت کا دعوےٰ ثابت ہو جاتا تھا اور یہ معنے جو میں نے کئے ہیں صرف ایک دعوےٰ نہیں بلکہ ایک نشان اور آیت ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبرِ اقوامِ عالم ——— حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(از مکرم مولوی محمد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ حال ربوہ)

دورِ جدید کے مظہر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام اقوامِ عالم کے لئے خدا کے مظہر ہیں اور آپؐ کے ذریعہ دنیا میں ایک جدید دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ پہلے دور میں تو الگ الگ قوموں میں انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری تھا مگر آپؐ کے بعد یہ سلسلہ بند کر دیا گیا اور صرف آپؐ کی امت میں ہی انبیاء و مامورین کی آمد مخصوص کر دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے عیسائیوں کا یہ دعویٰ بھی غلط ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دورِ جدید کا آغاز کیا ہے اور نیا عہد باندھا ہے درحقیقت حضرت عیسیٰؑ سے نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (پیغمبر اسلام) سے دورِ جدید کا آغاز ہوا ہے اور دنیا کی قوموں سے جدید عہد باندھا گیا ہے کہ جو پیغمبر اسلام پر ایمان لائے گا وہی اب آئندہ انعامات خداوندی اور برکات سماوی کا مستحق و مورد ہوگا اور اب تمام فیوض و برکات اور روحانی انعامات آپؐ کے واسطہ ہی سے مل سکتے ہیں۔ بعض لوگوں میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ جب وہ کسی قدیم تاریخی واقعہ کا ذکر کرتے ہیں تو قبل مسیح کے زمانہ سے اس کا تعین کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ واقعہ ہزار یا دو ہزار سال قبل مسیح کا ہے۔ میرے خیال میں عیسائیوں کے تتبع میں ایسا کیا جاتا ہے کیا ہی اچھا ہو کہ مسلمان اب اس طرزِ تحریر کو بدل ڈالیں اور بجائے اس کے کہ وہ کسی قدیم تاریخی واقعہ کا "زمانہ قبل مسیح" سے متعین کریں۔ آئندہ "قبل از اسلام" سے واقعات کا تعین کریں یعنی جب وہ کسی واقعہ کا ذکر کریں تو کہیں کہ یہ واقعہ اتنے ہزار سال قبل از اسلام یا بعد کا ہے۔ کیونکہ جیسا بتایا گیا درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی تمام اقوامِ عالم کے لئے دورِ جدید کا مبدء ہیں اور دنیا کی قوموں سے آپؐ کی شریعت کے ذریعہ عہد جدید استوار کیا گیا ہے۔ عیسائی تو اناجیل کا نام عہد جدید رکھتے ہیں حالانکہ مسیح کی بعثت صرف اسرائیل کے گھرانے کے لئے تھی جس پر قرآن و انجیل دونوں شاہد ہیں۔ دراصل قرآن مجید عہد جدید کا صحیح مصداق ہے جس کے ذریعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیا والوں سے جدید عہد استوار کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کی آیت میثاق النبیین سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حقیقتاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی موعود اقوامِ عالم ہیں جن کے لئے ہر ایک نبی سے بطور ان کی قوم کے نمائندہ کے آئندہ آنے والے عظیم الشان رسول پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ
النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

(آل عمران)

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ البتہ جو کچھ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت سے دیا ہے۔ (اس کے بعد) پھر تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول آئے جو تمہاری پیشگوئیوں کی اپنے وجود سے تصدیق کرنے والا ہو تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

وحدتِ اقوام کا مقصد

سرورِ کائناتؐ سے پہلے جو انبیاء دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے وہ الگ الگ قوموں اور الگ الگ ملکوں کے لئے تھے اور ان کی نبوتیں مختص القوم اور مختص الزمان تھیں اور مقصود ان کی بعثت کا یہ تھا کہ وہ اپنی اپنی قوموں کو اس بات کے لئے تیار کر جائیں کہ جب وہ عظیم الشان موعود نبی آ جائے جس کی بابت ان میں سے ہر ایک سے عہد لیا گیا ہے تو ان کی قوم اس نبی پر ایمان لائے اور اس کی تائید و نصرت کرے۔ اس لئے پیغمبر اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی خدا نے الگ الگ قوموں کی طرف انبیاء کا بھیجنا منقطع کر دیا کیونکہ موعود اقوامِ عالم کے ظہور کے بعد چونکہ اللہ تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ دنیا ایک ہی دین پر جمع ہو اس لئے اب الگ الگ قوموں میں نبیوں کا بھیجنا دانش اور حکمت کے خلاف تھا کیونکہ وحدت قومی اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک ہی نبی کو تمام دنیا کی طرف مبعوث کیا جائے اور اسے ایسی جامع اور اکمل تعلیم کے ساتھ بھیجا جائے جو قیامت تک ساری دنیا کے لئے مفید و موزوں ہو اگرچہ قومیں اپنے اس موعود کو پہچاننے سے محروم ہیں لیکن جو لوگ بھی قرآنی تعلیم میں غور کریں یا کرتے ہیں وہ اس بات کا اعتراف کرنے کے لئے مجبور ہیں کہ قرآنی تعلیم کی بدولت ہی تمام اقوامِ عالم میں وحدت پیدا ہو سکتی ہے کیونکہ قرآن مجید کے اصول دنیا میں امن پیدا کرنے کی پوری ضمانت دیتے ہیں۔

ہر ایک قوم اپنے اپنے نبی۔ رشی اور اوتار کو تو مانتی ہے لیکن دوسری قوم کے انبیاء پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتی لیکن قرآن مجید ایسی پُرامن تعلیم لایا ہے کہ اس پر ایمان لانے والے کے لئے تمام دنیا کے انبیاء و رسل پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔

یعنی رسول اور مومن ایمان لائے ہر ایک ان میں سے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہے اور (وہ کہتے ہیں) کہ ہم (ایمان لانے میں) ان رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔

پس کامل دین وہی ہو سکتا ہے اور اسی دین کا لانے والا رسول موعود اقوامِ عالم ہو سکتا ہے جو تمام قوموں کے انبیاء پر قوموں کے درمیان حقیقی امن و صلح پیدا کرنے کے لئے ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہو۔ یہ شرف صرف دینِ اسلام اور پیغمبر اسلام ہی کو حاصل ہے۔ پس پیغمبر اسلام ہی درحقیقت موعود اقوامِ عالم قرار پاتے ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے مصلحین خواہ کتنے بڑے درجے کے ہوں اور خواہ ان کی بعثت بھی ساری دنیا کے لئے ہو وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اظلال اور آپؐ کے دین کے خادم ہیں۔ وہ مستقل طور پر موعود اقوام نہیں مستقل موعود اقوامِ عالم صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں تمام انبیاء پر ایمان لانے پر نہایت زور دیا گیا ہے اور جو لوگ تمام انبیاء پر ایمان نہ لائیں انہیں ہدایت سے محروم بلکہ خدا تعالیٰ کی مخالفت کرنے والا قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ۔

یعنی کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس وحی پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی ذریت پر اتاری گئی اور اس تعلیم پر بھی جو تمام نبی اپنے رب کی طرف سے دیئے گئے ہم ان کے درمیان کسی ایک پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور ہم خدا کے فرمانبردار ہیں پس اگر (دوسرے لوگ) بھی اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ اس طرح ایمان لانے سے اعراض کریں تو سمجھ لو کہ وہ خدائی مخالفت میں کھڑے ہیں پس اللہ ضرور ان کو سزا دے گا۔

گویا دنیا عذاب الٰہی سے اس وقت تک نہیں بچ سکتی جب تک کہ پیغمبر اسلامؐ پر ایمان لا کر اس کی اس تعلیم کو قبول نہ کرے کہ تمام انبیاء و رسل پر اور تمام سابقہ تعلیموں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اسلام کی یہ تعلیم اپنے اندر ایک امتیازی شان رکھتی ہے اور سچ بات یہی ہے کہ وہی نبی دنیا میں امن کا شہزادہ ہے جو ایسی پُرامن تعلیم دے جس سے ساری قوموں میں سے باہمی منافرت دُور ہو سکے اور وہ سب اخوت و اتحاد کی لڑی میں منسلک ہو جائیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

شیخ خورشید احمد

فرضی مکالمے اور مقدس مذہبی وجود

لاہور کے ایک دینی ہفت روزہ نے ایک مضمون مکالمہ کے رنگ میں شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

"جب محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے"

اس میں جو مکالمے حضرت آمنہ۔ برکہ۔ قیلہ وغیرہ۔ عبدالمطلب۔ ابو طالب اور ورقہ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب کے سب یقیناً فرضی ہیں اور محض ڈرامہ کا رنگ دینے کے لئے ایجاد کئے گئے ہیں۔ ڈرامہ نویس کے پاس اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ جو واقعات اس نے ڈرامے کی صورت میں لکھے ہیں وہ اسی ترتیب اور اسی تفصیل کے ساتھ واقع ہوئے تھے اس نے محض اپنے تخیل کے زور سے یہ باتیں گھڑی ہیں جن کا کوئی تاریخی ثبوت موجود نہیں ہے بلکہ اس میں متعدد ایسی باتیں بھی موجود ہیں جن سے اسلام کے مقدس وجودوں کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ اس مکالمہ کی ایک دینی ہفت روزہ میں اشاعت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح سراسر غیر اسلامی روایات اور طریقے مسلمانوں میں اور خود دین دار کہلانے والے مسلمانوں میں راہ پا رہے ہیں۔

اگر واقعات کے مطابق صحیح مکالمہ نقل کیا جائے تو یہ اسلام میں ممنوع نہیں ہے مگر فرضی مکالمے مقدس مذہبی وجودوں کی طرف منسوب کرنا یقیناً اسلام میں جائز نہیں اور تعجب یہ ہے کہ ایسی غیر اسلامی باتیں خود اس اخبار میں شائع ہو رہی ہیں جس نے اپنے اسی پرچہ کے اداریہ میں اس امر پر اظہارِ تاسف کیا ہے کہ ہم میں

"کچھ ایسی باتیں شامل ہو گئیں جو اسلام کے مزاج کے موافق نہ تھیں لیکن جنہوں نے اب روایت کی شکل اختیار کر لی ہے ۔۔۔ صبح و شام اسلام کا غلغلہ بلند کرنے کے باوجود ہم اپنے آپ کو اسلام کے مزاج کے مطابق منظم نہیں کر سکے۔"

نعمائے جنت کا خود ساختہ تخیل

کراچی کے ہفت روزہ "وفاق" میں ایک مضمون "قیامت اور اسکے بعد" کے زیرِ عنوان نظر سے گزرا۔ اس کی چند سطور ملاحظہ ہوں جن میں بزعمِ خود نعمائے جنت کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

"جنت کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک و زعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں اور اس کی پٹریاں زمرد۔ یاقوت اور بلور سے۔ اسکے باغیچے نہایت پاکیزہ ہیں جن میں بجائے بجری کے زمرد یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اسکے درختوں کی چھالیں طلائی و نقرئی ہیں ۔۔۔۔ ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں ۔۔۔۔ علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور ہے جس کی خاصیت خنکی ہے دوسرے کا نام زنجبیل ہے جس کو سلسبیل بھی کہتے ہیں اس کی خاصیت گرم ہے مثل چاء و قہوہ۔ تیسرے کا نام تسنیم ہے جو نہایت لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق ہے ۔۔۔۔ ہر شخص کو وہی لباس عطا کئے جائیں گے جو اس کو مرغوب ہوں گے ۔۔۔۔ اور بعض ان میں سے ایسے نازک و باریک ہوں گے کہ شکم تہوں میں بھی بدن نظر آئے گا ۔۔۔۔۔ جنت میں ظاہری کثافت و غلاظت یعنی پیشاب۔ پخانہ۔ حدث۔ تھوک۔ بلغم۔ پسینہ و میل بدن بالکل نہ ہوں گے ۔۔۔۔ غذاؤں کا فضلہ خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینے سے رفع ہوا کرے گا ۔۔۔۔ سیر و تفریح کے لئے ہوائی سواریاں اور تخت ہوں گے جو ایک گھنٹے میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرتے ہوں گے ۔۔۔۔ جنت میں بعض بڑے بڑے میوے ایسے ہونگے کہ جس وقت اس کو جنتی توڑے گا تو اس میں سے نہایت خوبصورت پاکیزہ عورت مع لباس فاخرہ و زیور کے برآمد ہوگی اور وہ اپنے مالک کی ہم نشین و خدمت گزار ہوگی۔ اہلِ جنت کے قد و قامت مانند حضرت آدم علیہ السلام کے ساٹھ ساٹھ ہاتھ ہونگے اور دیگر اعضا بھی انہیں قد و قامت کے مناسب ہوں گے۔" (پندرہ روزہ وفاق کراچی یکم مارچ ۶۵ء)

ملاحظہ فرمایا جنت کا وہ عجیب و غریب تصور جو بعض لوگوں نے اپنے ذہنوں میں اپنی خواہشات اور تمناؤں کے مطابق بنا رکھا ہے! یہ تخیل نتیجہ ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے فہم و ادراک کو انسانی ذہن کے کسی حد تک قریب کرنے کے لئے قرآن کریم میں جن مختلف استعاروں سے کام لیا ہے۔ انہیں ظاہر پر حمل کیا گیا اور پھر انہیں بنیاد بنا کر جنت کی ایک ایک چیز کا اپنی خواہشات و تصورات کے مطابق نقشہ بنانا شروع کر دیا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا یہ بھی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ آپ نے اس قسم کے تمام لغو۔ بے سروپا اور اسلام کو بدنام کرنے والے تصورات کی مدلل رنگ میں تردید کرتے ہوئے قرآن کریم کے بیان فرمودہ استعارات کی حقیقت کو واضح کیا اور اس طرح اسلامی نظریات و مسائل کی حقیقی شان کو اجاگر کیا۔ چنانچہ جنت کے متعلق قرآن حکیم میں جو استعارات استعمال ہوئے ہیں آپ نے ان کی حقیقت کو بھی واضح کیا۔ دیگر تصنیفات کے علاوہ آپ نے اپنے معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں بالخصوص اس مسئلہ پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ بطور نمونہ دو اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "قرآن شریف کی رو سے دوزخ اور بہشت دونوں اصل میں انسان کی زندگی کے اظلال اور آثار ہیں کوئی ایسی نئی جسمانی چیز نہیں ہے کہ جو دوسری جگہ سے آوے۔ یہ سچ ہے کہ وہ دونوں جسمانی طور سے متمثل ہوں گے مگر وہ اصل روحانی حالتوں کے اظلال اور آثار ہوں گے ہم لوگ ایسی بہشت کے قائل نہیں کہ صرف جسمانی طور پر ایک زمین پر درخت لگائے گئے ہوں اور نہ ایسی دوزخ کے ہم قائل ہیں جس میں درحقیقت گندھک کے پتھر ہوں بلکہ انسانی عقیدہ کے موافق بہشت دوزخ انہیں اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۷)

(۲) "کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کفر دبانے کو اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے ۔۔۔۔ پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جنکی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے کہ زنجبیل دو لفظوں سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے۔ زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنی یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھا گیا۔ اب جاننا چاہیئے کہ ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آیت موصوفہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ انتہائی درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پا کر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں حیرت ناک جاں فشانیاں دکھلاتے ہیں!" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۸-۱۲۰)

ردِّ عیسائیت کے لئے "مرزائی لٹریچر" کی تلاش

مشہور ادیب مقبول انور داؤدی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں پنڈی میں رہتا تھا۔ ایک دن ایک صاحب میرے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ردِّ عیسائیت میں مرزائیوں نے جو کتاب لکھی ہے وہ ایک دن کے لئے چاہیئے۔ میں نے کہا اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ کہنے لگے مولوی عارف اللہ صاحب اور ایک پادری کے درمیان کل مناظرہ ہے!"

(چٹان ۲۶ جولائی)

گویا مسلمانوں کے بڑے بڑے علماء کا بھی جب عیسائیوں سے واسطہ پڑے تو انہیں "چار و ناچار" کافر اور خارج از اسلام "مرزائیوں" کے لٹریچر کے مطالعہ کی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کے کاسرِ صلیب ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

درخواستِ دعا

گوجرہ ۲۰ اگست (بذریعہ فون)

طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مظفر احمد سیال صاحب بعارضہ ٹانگ درد کے بہت زیادہ بیمار ہیں۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفر ایبٹ آباد

(از مکرم ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب پی ایچ ڈی پشاور)

۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایبٹ آباد کا سفر فرمایا تھا جو اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا خاکسار اس سفر کے مختصر حالات درج ذیل کرتا ہے:۔

خاکسار ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کراچی سے تبدیل ہو کر ایبٹ آباد پہنچا۔ جماعت ان دنوں چھوٹی سی تھی۔ مولوی عبدالسبوح صاحب جماعت کے پریذیڈنٹ تھے ۱۹۵۳ء کے آخر میں مولوی صاحب ایل ایل بی کرنے کے لئے پشاور یونیورسٹی تشریف لے گئے ۱۹۵۴ء کے شروع میں خاکسار جماعت ایبٹ آباد کا پریذیڈنٹ منتخب ہوا۔ ان ایام میں نماز جمعہ لفٹننٹ کرنل محمود احمد صاحب کے مکان پر ادا کی جاتی تھی۔

کئی احباب خاص کر کرنل صاحب اور کیپٹن سید محمود احمد صاحب مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایبٹ آباد تشریف لانے کے لئے تحریک کروں۔ میرا جواب یہ ہوتا تھا کہ میں کس بنتے پر حضور کو دعوت دوں۔ چھوٹی سی جماعت ہے اور مالی طور پر بھی کمزور ہے۔ کم از کم اتنا تو ہو کہ رہائش کے لئے کوئی مکان ہی پیش کر سکیں۔

خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں شروع کر دیں کہ الٰہی جماعت کے افراد اور ان کے مال اور ایمان میں وسعت عطا فرما تا کہ ہم حضور کو ایبٹ آباد تشریف لانے کی دعوت دے سکیں۔

مئی جون ۱۹۵۶ء میں حضور مری تشریف لے گئے۔ انہی دنوں خاکسار کوئٹہ کے علاقہ میں سرکاری دورے پر جانے کے لئے حویلیاں کے سٹیشن پر پہنچا۔

حویلیاں کے دوستوں کو میرے اس سفر کا کسی طرح علم ہو گیا۔ چنانچہ صوبیدار غلام رسول صاحب اور چوہدری غلام حسین صاحب سٹیشن پر خاکسار کو ملے۔ فرمانے لگے کہ ہم تو آپ کی طرف ایبٹ آباد جا رہے تھے تا کہ آپ تحریک کریں اور حضرت صاحب کو ایبٹ آباد آنے کی دعوت دیں۔ میں نے اپنی اور جماعت کی کمزوری کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ حضور کو اگر کسی قسم کی تکلیف ہوئی تو اس کی ذمہ داری ہم پر ہو گی۔ ان دونوں نے بیحد اخلاص سے اصرار کیا کہ جماعت حویلیاں ہر خدمت اور ہر قربانی دینے کو تیار ہے اور اپنی ہمت سے بڑھ کر تعاون کرے گی۔ آپ صرف دعوت نامہ اپنی طرف سے لکھ دیں۔ وہ خود حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کریں گے۔

میرا بھی حوصلہ بڑھ گیا اور میں نے حویلیاں کے سٹیشن پر سے حضور پُر نور کی خدمت میں درخواست لکھ دی کہ میں عرصہ سے شوق ہے کہ حضور ایبٹ آباد تشریف لاویں۔ تا کہ اس خطہ اور اس کے باشندوں کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو لیکن ہماری تعداد تھوڑی ہے مالی طور پر بھی کمزور ہیں۔

یہ درخواست لکھ کر خاکسار تو کوئٹہ چلا گیا وہ دونو دوست مری چلے گئے اور درخواست حضور کی خدمت عالیہ میں پیش کر دی۔ حضور نے از راہ کرم درخواست منظور فرمائی اور ان دوستوں سے وعدہ فرمایا کہ ایبٹ آباد جائیں گے کوئٹہ کے دورہ سے واپسی پر ان دونو دوستوں نے خاکسار کو اس کی اطلاع کر دی۔ خاکسار نے یہ معاملہ جماعت ایبٹ آباد کے دوستوں کے سامنے پیش کر کے تعاون کی درخواست کی

وسط اگست ۱۹۵۶ء تک حضور کی آمد کی کوئی اطلاع نہ آئی اس لئے خاکسار پھر ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ کے علاقہ میں دورہ پر چلا گیا وہاں کچھ روز مزید ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن دل نے کہا کہ جلد واپس چلے جانا چاہیئے وہاں سے ۱۵ ستمبر کو واپس ہوا۔ ۱۶ ستمبر کو اوکاڑہ کے سٹیشن پر پہنچا تو میرے خسر محترم چوہدری عبدالعزیز خالد صاحب نے اطلاع دی کہ حضرت صاحب تو ۱۷ ستمبر کو ایبٹ آباد پہنچ رہے ہیں اور تم ابھی ادھر گھوم رہے ہو۔ برادرم چوہدری عبدالجلیل خالد صاحب نے حضرت صاحب کے اس پروگرام کی اطلاع انہیں کر دی تھی۔

میں نے عرض کیا کہ اسی لئے تو الٰہی تصرف کے ماتحت ایبٹ آباد کی طرف کھچا چلا جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور کے ایبٹ آباد تشریف لانے سے پہلے ہی ایبٹ آباد پہنچ کر استقبال کے لئے حاضر ہو جاؤں گا۔ چنانچہ خاکسار ۱۷ ستمبر کی صبح کو سات بجے ایبٹ آباد پہنچ گیا۔ حضور کی رہائش کے لئے برادرم چوہدری عبدالجلیل خالد صاحب کا وسیع باموقعہ اور خوشنما مکان تیار تھا۔

حضور بمعہ اہل و عیال اور خدام جن کی فہرست مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم نے شائع کر دی تھی۔ ۱۱ بجے کے قریب تشریف لائے حضور عین ہماری درخواست کے مطابق تھوڑے سے دوست ساتھ لائے۔ جن کی تعداد ایسی تھی کہ ایبٹ آباد کی مختصر جماعت ان کی خاطر خواہ مہمان نوازی کر سکتی تھی۔ خاکسار۔ برادرم عبدالجلیل صاحب اور مرزا عبداللہ جان صاحب نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پروگرام دریافت کیا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم تو کل چلے جاویں گے۔ ہم نے عرض کیا کہ "مختصر قیام" سے ہمارا یہ منشا ہرگز نہ تھا کہ حضور دوسرے روز ہی واپس چلے جائیں۔ چند روز ضرور ٹھہریں زیادہ نہ سہی تو ۲۱ تاریخ کو جمعہ کی نماز پڑھا کر اگلے روز یعنی ۲۲ ستمبر کو تشریف لے جاویں۔

حضور نے فرمایا۔ بہت اچھا اگر یہ باتیں ہے تو ہم ٹھہر جائیں گے۔ بشرطیکہ آپ اپنے پروگرام میں حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کے مزار مقدس واقعہ بالاکوٹ کی زیارت شامل کریں۔ ہم نے بصد خوشی یہ مان لیا اور حضور کی تشریف آوری سے پوری طرح مستفید ہونے کے لئے جمعہ ۲۱ ستمبر تک کا پروگرام بنا کر منظوری حاصل کر لی۔ حضور کی صحت ان دنوں بہت اچھی رہی۔ موسم خوشگوار اور صاف رہا۔ ماحول ہر طرح پُر امن رہا اور نیک فطرت لوگوں کو حضور سے زیادہ سے زیادہ برکت حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ سب انتظام خود بخود سرانجام ہوتے جاتے تھے کوئی رکاوٹ یا دقت پیش نہ آتی۔

ایک روز حضور سیر کے لئے مانسہرہ تشریف لے گئے۔

۲۰ ستمبر کی صبح کو حضور بمعہ اہل خانہ اور خدام حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کے مزار مبارک پر دعا کرنے کے لئے بالاکوٹ تشریف لے گئے۔ خاکسار اور مرزا عبداللہ جان صاحب حضور کے ساتھ کار میں سوار ہوئے۔ حضور کے اہل و عیال دوسری گاڑی میں سوار تھے۔ راستے میں پیچھے سے ایک اور کار آ کر رکی۔ اس میں سے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم سابق امیر صوبہ سرحد تشریف لے آئے ان کو دیکھ کر حضور بہت خوش ہوئے۔

بالاکوٹ پہنچ کر حضور کار سے اتر آئے اور خدام کے ہمراہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مزار شریف کی طرف پیدل روانہ ہوئے حضور کی شدید خواہش تھی کہ حضرت اسمٰعیل صاحب شہید کے مزار پر بھی تشریف لے جائیں۔ وہ مقام چونکہ دور اور راستہ دشوار گذار تھا۔ اور وقت بھی تھوڑا تھا نیز واپس ایبٹ آباد پہنچ کر شام کو ایک جلسہ سے خطاب بھی کرنا تھا اس لئے احباب کی درخواست پر وہاں جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مزار پر حضور نے ایک لمبی اور پرسوز دعا کرائی دعا کے موقع پر خاکسار نے چند ایک فوٹو کھینچے دعا کے بعد حضور سے عرض کیا کہ حضور اپنا ہاتھ کتبہ پر رکھیں تا کہ اس کا فوٹو لے سکوں۔ حضور نے ازراہ کرم منظور فرمایا خاکسار نے فوٹو لیا۔ یہ کتبہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم نے کئی سال پہلے تیار کروا کر خود نصب کروایا تھا۔

وہاں سے فارغ ہو کر حضور بالاکوٹ کے احمدی دوستوں کو ملے۔

ہم سب وہاں سے حضور کی قیادت میں روانہ ہو کر موضع پھگلا پہنچے۔ اس جگہ مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب اور ان کے بیٹوں خاص کر سید بشیر احمد صاحب نے حضور کے استقبال کے لئے خاص اہتمام کر رکھا تھا۔ راستہ صاف کیا ہوا تھا اور گاؤں سے باہر کئی غیر احمدی اصحاب کے ساتھ منتظر کھڑے تھے۔ اپنے مقامات اور خاص کر بیٹھک کو بہت عمدہ طریق پر آراستہ کیا ہوا تھا۔ حضور بہت ہی خوش ہوئے۔ فارغ ہو کر حضور بمعہ اہل و عیال و خدام واپس ایبٹ آباد تشریف لائے

اسی روز شام کو جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایبٹ آباد کے غیر از جماعت چیدہ چیدہ معززین کو برادرم عبدالجلیل خالد صاحب کے مکان پر ایک ٹی پارٹی پر مدعو کیا گیا تھا۔ بعض دور دور سے آنے والے احمدی احباب اور مقامی منتظمین بھی شامل تھے۔

لاؤڈ سپیکر کا بندوبست بھی کیا گیا تھا حضور نے اس موقع پر ایک مختصر تقریر فرمائی۔

دوسرے روز یعنی ۲۱ ستمبر کو جمعہ تھا۔ چند ایک صحافی صبح کے وقت ملاقات کے لئے آئے۔

نماز جمعہ کے لئے مضافات اور پشاور سے کئی احمدی احباب تشریف لائے۔ نماز کے بعد خاکسار بمعہ چند احباب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہماری جماعت چھوٹی سی ہے۔ لیکن سب نے حتے المقدور حضور کے ہمراہیوں کی مہمان نوازی کے لئے کوشش کی ہے اس میں بہت ہی کمی اور کوتاہی رہ گئی ہو گی۔ اگر حضور کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو معاف فرما دیں۔ حضور نے فرمایا کہ مومن کی نگاہ ہمیشہ اچھی باتوں پر ہوتی ہے۔ میں اپنے اس سفر سے بہت خوش ہوں۔

اگلے روز علی الصبح حضور نے ایبٹ آباد سے روانہ ہوتے وقت دعا کرائی اور سب موجود احباب کو معانقہ کا شرف عطا فرمایا اور ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے حضور چوہدری غلام حسین صاحب کے اصرار پر حویلیاں میں ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور نے صحت اور تندرستی کے ساتھ ایبٹ آباد بالاکوٹ اور اس کے مضافات میں قریباً ایک ہفتہ قیام فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تا کہ حضور پھر پہلے کی طرح جماعت کی رہنمائی اور [illegible] گنہگار۔ کمزور [illegible] ان کی صحت سے [illegible] طور پر فیض حاصل کر کے [illegible] دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہوں۔ اللھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

وصیت کنندگان۔ سکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۰۸:- میں عبدالحلیم ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم گرہ پیشہ مدرس عمر تیئیس سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ لہذا میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرا گذارہ آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تائید اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- عبدالحلیم مدرس فضل عمر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد۔

گواہ شد:- محمد صدیق ٹیچر۔ ٹی آئی ہائی سکول بشیر آباد۔ گواہ شد:- حاجی محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر احمدیہ ہائی سکول بشیر آباد۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۹:- میں منظور احمد ولد میاں محمد عبداللہ صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ عارضی ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت صرف مبلغ چھ صد روپیہ نقد موجود ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گذارہ آمد پر ہے جو کہ اس وقت تقریباً (نوے روپے) ہے میں تائید اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- منظور احمد ولد میاں محمد عبداللہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ بقلم خود۔ منظور احمد جنجوعہ

گواہ شد:- بقلم خود محمد افضل بیدیا پرائمری ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ ۲۵/۶۵

گواہ شد:- بقلم خود مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

مثل نمبر ۱۷۹۱۰:- میں محمد ابراہیم ولد میاں محمد اکبر قوم کھوکھر ساکن محلہ دارالصدر ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت مبلغ پانچ ہزار روپے نقد کی صورت میں ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری گذر اوقات بچوں کے ذمہ ہے۔ وہی مجھے روٹی کپڑا دیتے ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- محمد ابراہیم ولد محمد اکبر بقلم خود معرفت انسانی صالحہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ حال گورنمنٹ کوارٹرز ۳۔ ٹمپل روڈ لاہور ۲۶-۴-۶۵

گواہ شد:- عزیز احمد کے ولد میاں سلطان احمد صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

گواہ شد:- عبدالرحمان شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ ۲۶-۴-۶۵

مثل نمبر ۱۷۹۱۱:- میں جیواں بیوہ میاں رمضان صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر پینسٹھ برس تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن جھنگ صدر ڈاک خانہ جھنگ صدر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں (۲) میرے زیورات بھی کوئی نہیں ہیں۔ مہر جو کہ مبلغ ۳۲/۲ روپیہ تھا۔ وہ میں اپنے مرحوم خاوند سے وصول کر چکی ہوں (۳) اب مجھے صرف بچوں کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں (۴) اگر میری آمد میں کوئی کمی یا بیشی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع سیکرٹری صاحب وصایا کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی (۵) اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی (۶) اگر مجھے ترکہ سے یا اور کسی وجہ سے کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ منتقل ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الاعتماد:- نشان انگوٹھا جیواں بیوہ مہر محمد رمضان بھٹی صدر

گواہ شد:- محمود احمد بقلم خود ولد حیانوی

گواہ شد:- بشیر الدین احمد جھنگ صدر ۱/۶/۶۵

مثل نمبر ۱۷۹۱۲:- میں ابو زوجہ کھیپن دکاندار قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۸۲ ب۔ج ڈاک خانہ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر سوا بتیس روپے بذمہ خاوند واجب الادا دو پس نقد پچاس روپے میرے پاس ہیں۔ کل جائیداد ۱۸۲-۰-۰ روپے ہے۔ میں اس جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ (۲) اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۳) میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کوئی آمد کی صورت پیدا ہوئی۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۴) نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۵) میری یہ وصیت آج کی تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الاعتماد:- ابو زوجہ کھیپن دکاندار چک نمبر ۸۲ ب۔ج سرشمیر روڈ ضلع لائلپور نشان انگوٹھا

گواہ شد:- راقم المحروف عبدالرحمن قادیانی موصی ۱۲۱۸۴ سرشمیر روڈ۔ ضلع لائلپور

گواہ شد:- عبدالحی پنشنر آفیسر بقلم خود

مثل نمبر ۱۷۹۱۳:- میں رضیہ بیگم زوجہ محمد شریف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر پینتیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۲ ب۔ج ڈاک خانہ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر سوا دو سو روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ طلائی زیور کوئی نہیں چاندی پچیس تولہ قیمت اندازاً ۱۶۵/- روپے کل جائیداد تین سو پینسٹھ ۳۶۵/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں (۲) اسکے علاوہ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں (۳) اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۴) میرا کوئی اور آمد ذریعہ نہیں ہے۔ اگر کوئی آمد کی صورت پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۵) نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۶) میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الاعتماد:- رضیہ بیگم زوجہ محمد شریف چک نمبر ۸۲ ب۔ج سرشمیر روڈ لائلپور نشان انگوٹھا رضیہ بیگم۔ گواہ شد:- عبدالرحمن قادیانی موصی ۱۲۱۸۴ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۲ ب۔ج سرشمیر روڈ۔ ضلع لائلپور ۲۹-۳-۶۵

گواہ شد:- محمد شریف خاوند موصیہ

درخواست دعا

۱- چوہدری عاشق حسین صاحب کو ایک کام درپیش ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

۲- میری ہمشیرہ مریم بی اہلیہ سید نذیر احمد صاحب سیدانوالی عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

مرزا محمد حسین چیمہ مسیح۔ ربوہ

۳- احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاکسار کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر ایک پریشانی سے نجات دے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے

نذیر احمد چیمہ۔ جام شورو

احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جموں ۲۱ اگست:۔ مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ جی ایم صادق نے دھمکی دی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے علاقے "پاکستانی حملہ آوروں" کی طرف سے بار بار گڑبڑ کی جاتی ہے۔ اسے ختم کر دیا جائے گا اور بھارتی فوج "مصنوعی جنگ بندی لائن کو نظر انداز کر کے ان اڈوں کو تباہ کر دے گی جہاں سے مقبوضہ کشمیر پر آئے دن حملے ہوتے رہتے ہیں۔

جی ایم صادق نے کہا کہ اگر ایک فریق کی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کرتا رہے تو دوسرے فریق کے لئے اس کی پابندی لازمی نہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ نے کل جموں کے اگلے علاقوں کا مختصر معائنہ کیا۔ مسٹر جی ایم صادق نے کل راجوری کے علاقے کا بھی دورہ کیا۔

★۔ نئی دہلی ۲۱ اگست۔ ہندوستان میں اقوام متحدہ کے مبصرین کے خلاف الزام تراشی کی مہم بدستور جاری ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے مرکزی سیکرٹریٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ جنگ بندی لائن پر تعینات اقوام متحدہ کے عملے خصوصاً جنرل نیمو کو فوراً واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ وہ یقینی طور پر پاکستانی جارحیت کی سازش میں شریک ہیں۔

★۔ لاہور ۲۰ اگست۔ انقلابی کونسل کی اپیل پر کشمیری مجاہدین کی امداد کے لئے ایک تنظیم قائم کی گئی ہے یہ تنظیم خون کے عطیات اور دوائیں جمع کرے گی اور انہیں کشمیری مجاہدین تک پہنچائے گی تنظیم کی انتظامی کمیٹی کے رکن مسٹر حیدر علی بھٹی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ کشمیری مجاہدین کے لئے خون کے عطیات اور دوائیں دیں۔ تنظیم کی گاڑیاں اس سلسلے میں شہر میں جگہ جگہ جائیں گی۔

★۔ نئی دہلی ۲۰ اگست۔ کل لوک سبھا میں متعدد ممبروں نے پاکستان کے خلاف جوابی کارروائی کا مطالبہ کیا مسٹر پرکاش ویر شاستری نے حکومت سے کہا کہ وہ فوری طور پر پاکستان کو مطلع کرے کہ مسٹر بھٹو کن کے سوال پر بات چیت کرنے کے لئے دہلی آنے کی تکلیف نہ کریں۔ "ہماری طرف سے جنرل چودھری بات چیت کریں گے"

پاکستان کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کا مطالبہ نہ صرف جن سنگھی اور سوشلسٹ ممبروں نے کیا بلکہ بعض کانگرسی ممبروں نے بھی اس مطالبے کی تائید کی کانگریسی رکن مسٹر کے سی پنت نے کہا کہ بھارت کو چاہیئے کہ وہ موقع پر اور اپنی پسند کے محاذ پر پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہو جائے مسٹر فرینک انتھونی نے خیال ظاہر کیا کہ پاکستان کی گوریلا طرز کی جنگ سے نپٹنے کا طریقہ یہی ہے کہ حملہ کر کے ان اڈوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔ جن سے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے۔

انھوں نے مطالبہ کیا کہ ان اڈوں پر بمباری کی جائے۔ کانگرسی ممبر مسٹر مالکھو نے کہا کہ پاکستان کے خلاف جوابی کارروائی کرنے کا یہی موقع ہے۔

★۔ نیویارک ۲۰ اگست۔ اقوام متحدہ میں بھارت کے نئے مندوب مسٹر گوپال سوامی پرتھا سارتھی نے یہاں فرمایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال سنگین ہو گئی ہے انھوں نے اس کے علاوہ کچھ اور بتانے سے انکار کر دیا

مسٹر گوپال سوامی اپنے عہدے کا چارج لینے نیویارک پہنچے ہیں انھوں نے بتایا کہ اپنے عہدے کے کاغذات پیش کرنے کے علاوہ برطانوی اور امریکی مندوبوں سے ملاقات کریں گے۔

★۔ مظفر آباد ۲۰ اگست۔ کشمیری رہنما چوہدری غلام عباس نے کہا کہ معاہدہ جنگ بندی سے کشمیری عوام کا کوئی تعلق نہیں۔ اور کوئی قانونی یا اصولی انہیں جنگ بندی لائن پار کر کے مقبوضہ کشمیر جانے اور اپنے بھائیوں کی مدد کرنے سے نہیں روک سکتا۔

انھوں نے ایک نشری پیغام میں کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام ان دنوں ہندوستانی سامراجیوں کی فوج سے نبرد آزما ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں جو عوامی بغاوت شروع ہوئی ہے وہ ہماری ۳۵ سالہ جدوجہد آزادی کی تاریخ میں اہم حیثیت رکھتی ہے اتنی طویل مدت میں تحریک آزادی میں کئی تبدیلیاں ہوئیں لیکن بنیادی مقصد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ڈوگرہ راج نے کشمیریوں کی تحریک آزادی کو فرقہ وارانہ تحریک قرار دیا ہے اور اب ہندوستانی سامراجی اسے پاکستانی حملہ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن بھارت جو کچھ کہے دنیا جانتی ہے کہ آزادی پسند کشمیری محبان وطن تہیہ کر چکے ہیں کہ وہ سامراجی نظام سے نجات حاصل کر کے دم لیں گے اسی لئے انہوں نے دشمن کی طاقت اور بربریت کا مردانہ وار مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ آزادی ہمارا بنیادی حق ہے اس لئے اس کے حصول کے لئے سینہ سپر ہونے میں ہم پوری طرح حق بجانب ہیں

★ مظفر آباد ۲۰ اگست۔ مسلم کانفرنس نے ہندوستان سے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیری عوام کے مطالبے کے آگے جھک جائے اور مقبوضہ کشمیر کو خالی کرے ورنہ اسے عبرتناک شکست ہو گی۔

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے ہنگامی اجلاس میں مرکزی وزیر داخلہ چوہدری علی اکبر کے بیان کا خیر مقدم کیا گیا جس میں انھوں نے کشمیری محبان وطن کو یقین دلایا ہے کہ پاکستان ان کی ہر طرح مدد کرے گا۔

سید نذیر حسین شاہ نے مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں دنیا کے تمام ملکوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ جموں و کشمیر کے لوگوں کی مدد کریں جو ہندوستانی سامراج سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس صدی میں نوآبادیاتی نظام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اور وہ طاقتیں ہندوستان سے بھاری طاقتور ہیں رضاکارانہ طور پر دوسرے ملک چھوڑ چکی ہیں۔ لیکن ہندوستان ابھی تک کشمیر میں سامراجی حربے استعمال کر رہا ہے۔

دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے کہ بھارت اب کشمیر میں جارحیت ختم کرے اور اس علاقے کو خالی کر دے۔

★۔ کوٹھا پور ۲۰ اگست۔ کل اناج کی قلت کی وجہ سے مہاراشٹر کے اس بڑے شہر میں ہنگامہ ہو گیا۔ مشتعل ہجوم نے اناج کی دکانیں لوٹ لیں۔ کارخانوں پر سنگبازی کی اور پولیس گاڑیاں جلا دیں۔

ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے کئی بار لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی۔ لاٹھی چارج سے کئی آدمی زخمی ہوئے بائیں بازو کی جماعتوں نے ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ انھوں نے شہر میں مظاہرے کئے اور مظاہرین تشدد پر اتر آئے آل انڈیا ریڈیو کے مطابق پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی جس سے دو افراد ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

★ نکوسیا ۲۰ اگست۔ قبرص کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر ارگیلو کے دورہ لندن کے اختتام پر جو مشترکہ اعلان جاری کیا ہے اس سے قبرص عوام بڑے مایوس ہوئے ہیں مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ قبرص کا مسئلہ حل کرنے کے لئے یہ بنیادی بات تسلیم کر لی جائے کہ وہاں دو قومیں آباد ہوں۔

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کا مکمل سیٹ دس جلدوں میں

رعایتی قیمت علاوہ محصول ڈاک ستر روپے صرف

ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

اعلان نکاح

عزیزم حمید احمد ایم ایس سی ریسرچ آفیسر کراچی کا نکاح نصیرہ بیگم بنت چوہدری اسد اللہ خان صاحب باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر کے عوض میں قریشی محمد اقبال صاحب لائن انسپکٹر آف پولیس سیالکوٹ نے مورخہ ۶۵/۸/۶ کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ چونڈہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(رشید احمد۔ زعیم انصار اللہ و ریٹائرڈ ٹیچر چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیۂ نفس کا حقیقی ثبوت قربِ الٰہی ہے

اسلام ہی وہ مذہب ہے جو اعلان کرتا ہے کہ خدا اب بھی اپنے مومن بندوں سے کلام کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیگر مذاہب کے بالمقابل اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی افضلیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ قربِ الٰہی جو تزکیۂ نفس کا حقیقی ثبوت ہے اس کا دعویٰ صرف اسلام میں ہی پایا جاتا ہے اور ہر دنیا کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے مومن بندوں سے کلام کرتا ہے، اب بھی خدا تعالیٰ کے ملائکہ اس کے پاک بندوں پر نازل ہوتے ہیں اور اب بھی وہ انہیں مستقبل کی خبریں دیتے اور ان کی تکالیف کے اوقات میں اپنے نشانات سے ان کی تائید کرتا ہے۔

یہ امر ظاہر ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی دعویٰ اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ دلیل نہ ہو۔ یوں کہنے کو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا ثبوت کیا ہے؟ صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامل متبعین کے لئے وہ علامات بیان کرتی ہے جن سے ہر دیدۂ بینا رکھنے والا انسان یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے پیار کرتا ہے اور اس کا قرب انہیں حاصل ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی اس عظیم الشان اور امتیازی خوبی کو فراموش کر دیا اور بجائے اس کے ہندو اور یہودی اور عیسائی انہیں کہتے کہ یہ صفت تم میں نہیں پائی جاتی۔ خود انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ صفت ہم میں نہیں پائی جاتی لیکن قرآن کریم فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ (حٰم سجدہ ۴)

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اللہ کو رب کہنے کی وجہ سے ان پر ظلم کیا جاتا ہے۔ ان کو تکالیف دی جاتی ہیں۔ ان کو قسم قسم کی ایذائیں پہنچائی جاتی ہیں اور وہ انہیں برداشت کر کے استقامت اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو انہیں پیغام دیتے ہیں کہ آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سے ڈرو نہیں۔ اور پیچھے جو کچھ نقصان ہو چکا ہے اس پر غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے پر خوشی مناؤ۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ جنت کہاں ہوگی۔ اس جہان میں یا اگلے جہان میں یا دونوں جہانوں میں؟ اس کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے کہ جنت صرف اگلے جہان میں نہیں ہوگی۔ جب کہ غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے مومنوں سے یہ کہتے ہیں کہ تم کو جنت ملے گی اور ہم اس دنیا میں بھی تمہاری مدد کریں گے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گے۔"

(تفسیر کبیر سورہ کوثر صفحہ ۴۴۸)

پاکستانی سلوپوں پر بھارتی طیاروں کی پروازیں

فضائی جاسوسی کے نتائج خطرناک ہوں گے پاکستان کا انتباہ

راولپنڈی ۲۱ اگست۔ کل یہاں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دس دنوں کے اندر بھارتی فضائیہ کے جیٹ طیاروں اور ہلکے طیاروں نے پاکستان کی فضائی حدود کی ایک درجن سے زائد مرتبہ خلاف ورزی کی۔ حکومت پاکستان نے اس کے خلاف بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے جس میں بھارت کو انتباہ کیا ہے کہ اس کے نتائج تباہ کن ہو سکتے ہیں۔

سری نگر ریڈیو کو تباہ کرنے کے لئے مجاہدین کا دوسرا حملہ

جموں کے قریب فوجی قافلہ تباہ کر دیا گیا۔ تین پولیس چوکیوں کا صفایا۔ ۳۶ سپاہی ہلاک

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ تازہ اطلاعات کے مطابق گلمرگ اوڑی منڈھر اور ٹیٹوال میں بھارتی فوجوں اور مجاہدین میں خونریز جھڑپیں ہوئی ہیں۔ اور گزشتہ ۱۲ گھنٹہ کے دوران فریقین کے ستر سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں شہید ہونے والے مجاہدین کی تعداد دس اور پندرہ کے درمیان ہے۔ ان میں سے ۷ گلمرگ میں شہید ہوئے۔ مجاہدین نے کل رات سری نگر ریڈیو سٹیشن کو تباہ کرنے کی ایک اور کوشش کی لیکن دو دو فرلانگ تک کانٹوں کے تار اور کوئلہ بچھا دیئے جانے کی وجہ سے ان کا حملہ کامیاب نہیں ہوا۔ اس حملے میں دو بھارتی مارے گئے اور ایک مجاہد شہید ہوا۔

آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق سب سے زبردست جھڑپ ٹیٹوال میں ہوئی جہاں فریقین نے ایک دوسرے پر تین گھنٹہ تک گولہ باری کی۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے جمعہ کی شام کو بتایا کہ آج مجاہدین نے جموں سے چھ میل دور بھارت کے ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے ۸ گاڑیاں تباہ کر دیں یہ قافلہ جموں میں بھارتی فوج کے لئے رسد لے کر جا رہا تھا۔ مجاہدین نے اس قافلہ کے محافظوں کو بھی ہلاک کر دیا۔

مجاہدین نے جموں شہر کے مشرق میں بھی تین پولیس چوکیوں پر حملہ کر کے ۸ سپاہیوں کو ہلاک کر دیا اسی علاقہ میں پٹرول کا ایک ڈپو بھی جلا دیا گیا۔

ریڈیو کے مطابق مجاہدوں نے کل سری نگر کے شمال میں تین پل تباہ کر دیئے ہیں اور ان پر متعین حفاظتی دستوں کا صفایا کر دیا ہے یہاں ۱۸ فوجی ہلاک ہوئے۔

صدائے کشمیر کے مبصر نے وادی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں اور وہ جھلا کر کشمیری عوام کو ان کے گھروں سے نکال رہی ہے مبصر نے بتایا کہ کل پونچھ کے علاقے میں بھارتی فوج نے مزید گاؤں جلا دیئے اور ان کے عوام کو زبردستی آزاد کشمیر میں دھکیل دیا چنانچہ لٹے پٹے مسلمان

۴ معصوم بچے اور خواتین آزاد کشمیر میں داخل ہو رہے ہیں۔

انقلابی کونسل نے آج افریقہ اور ایشیا کے عوام سے امداد کی اپیل کی۔ کونسل نے اپنی اپیل میں کہا ہے کہ کشمیری حریت پسند افریقہ اور ایشیا میں جمہوریت کی بقاء کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں۔

اس سے قبل کہ بھارت کا سامراج ایشیا اور افریقہ پر قبضہ جمالے افریقی اور ایشیائی عوام کو مجاہدین کی امداد کرنا چاہیئے۔

کشمیر کی جنگ آزادی میں چین اور پاکستان کا ہاتھ نہیں ہے

پاکستان نے ہمیشہ جنگ بندی کے معاہدہ کا احترام کیا ہے (چوہدری علی اکبر)

لاہور ۲۱ اگست۔ مغربی کشمیر کے وزیر چوہدری علی اکبر نے کہا ہے کہ نہ تو چین نے مجاہدین کو گوریلا جنگ کی تربیت دی ہے اور نہ موجودہ بغاوت میں اس کا ہاتھ ہے بلکہ جنگ آزادی کا آغاز اہل کشمیر پر بھارت کے ظلم و تشدد کا فطری نتیجہ ہے یہ کہنا دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے کہ مجاہدین آزادی کی سرفروشانہ جدوجہد کے پیچھے پاکستان اور چین کا ہاتھ ہے انہوں نے کہا کہ بھارت کی طرف سے ہر قسم کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود پاکستان کشمیر میں جنگ بند کی لائن سے متعلق اپنے وعدوں کی پابندی کر رہا ہے چوہدری علی اکبر جمخانہ ہاؤس لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

چوہدری علی اکبر نے کہا کہ بھارت نے کشمیری عوام کو بدترین قسم کے استبداد کا نشانہ بنا رکھا ہے مگر آزادی کے متوالوں نے بھارتی سامراج کے سامنے کبھی اپنی گردن نہیں جھکائی بھارت اب ریاست کو کلی طور پر ہڑپ کرنے کا خواہش مند تھا اس لئے عوام نے اس کے خلاف مسلح بغاوت کر دی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۷۵